



کلاس: 12th

مضمون: اردو (حصہ غزل)

غزل: (6)

شاعر کا نام: فراق گورکھپوری (1896ء تا 1982ء)

❖ شعر 1:

- اداسی، بے دلی، آشفته حالی میں کمی کب تھی
- ہماری زندگی یارو، ہماری زندگی کب تھی

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ زندگی میں اداسی، بے دلی اور پریشانی کبھی کم نہیں ہوئی۔ یارو، ہماری زندگی واقعی کبھی پرسکون یا مکمل طور پر خوش نہیں رہی۔ یعنی زندگی ہمیشہ مشکلات، غم اور بے سکونی سے بھری رہی ہے۔

تشریح:

یہ شعر زندگی کی تلخی، مایوسی اور انسان کے جذباتی سفر کو بیان کرتا ہے۔ شاعر نے اپنی زندگی کو مسلسل اداسی اور بے دلی کی حالت کے ساتھ پیش کیا ہے۔ زندگی کبھی مکمل یا خوشگوار نہیں رہی، بلکہ ہمیشہ مشکلات، آشفستگی اور دل کی بے چینی رہی ہے۔

"اداسی، بے دلی، آشفته حالی میں کمی کب تھی" سے مراد یہ ہے کہ دل کی پریشانی، مایوسی اور اداسی ہمیشہ موجود رہی، کبھی غائب نہیں ہوئی۔

"ہماری زندگی یارو، ہماری زندگی کب تھی" کا مطلب ہے کہ واقعی ہماری زندگی میں کبھی سکون، خوشی یا راحت کا وقت آیا ہی نہیں۔

شاعر نے یہاں انسانی زندگی کی ناپائیداری، مستقل غم اور مایوسی کے جذبات کو فلسفیانہ اور محسوساتی انداز میں بیان کیا ہے، کہ بعض اوقات زندگی کا اصل تجربہ دکھ اور اداسی سے ہی جڑا ہوتا ہے۔

❖ شعر 2:

- علائق سے ہوں بیگانہ و لیکن اے دل غمگین
- تجھے کچھ یاد تو ہو گا کسی سے دوستی کب تھی

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ میں اپنے ماحول یا علاقے سے اجنبی ہوں، مگر اے دل غمگین، تمہیں یاد ہوگا کہ کسی سے واقعی دوستی کب قائم ہوئی تھی۔ یعنی حقیقی تعلق یا قربت کی یاد دل میں موجود ہے، باوجود اس کے کہ بیرونی دنیا سے رشتہ کمزور یا اجنبی ہے۔

تشریح:

یہ شعر انسانی جذبات، تعلقات اور یادوں کی کیفیت کو بیان کرتا ہے۔ شاعر نے خود کو ماحول سے الگ یا اجنبی قرار دیا ہے، لیکن دل کے اندر پرانی یادیں اور تعلقات کی جھلک موجود ہے۔ دل کی غمگینی اور یادیں انسان کی روحانی یا جذباتی وابستگی کو ظاہر کرتی ہیں، چاہے بیرونی دنیا سے رابطہ کمزور ہو۔

"علائق سے ہوں بیگانہ و لیکن اے دل غمگین" سے مراد یہ ہے کہ شاعر اپنی ماحول یا لوگوں سے الگ ہے، مگر دل غمگین ہے اور پرانی یادوں کو یاد کر رہا ہے۔

"تجھے کچھ یاد تو ہو گا کسی سے دوستی کب تھی" کا مطلب ہے کہ دل کو وہ وقت یا تعلق یاد ہے جب حقیقی دوستی یا قربت ممکن ہوئی تھی۔

شاعر نے یہاں یاد، تعلق اور دل کی داخلی کیفیت کو فلسفیانہ اور محسوساتی انداز میں بیان کیا ہے، کہ انسانی تعلقات صرف بیرونی دنیا میں نہیں بلکہ دل کی گہرائی میں بھی موجود ہوتے ہیں۔

❖ شعر 3:

- حیات چند روزہ بھی حیات جاوداں نکلی
- جو کام آئی جہاں کے وہ متاع عارضی کب تھی

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ انسانی زندگی اگرچہ چند دنوں کی ہے، مگر یہ زندگی کبھی جاودانی اور عظیم لگتی ہے۔ دنیا کی وہ عارضی چیزیں جن پر لوگ کام کرتے ہیں، اصل میں کبھی بھی اہمیت کی حامل نہیں ہوتیں۔

تشریح:

یہ شعر زندگی کی ناپائیداری اور دنیاوی چیزوں کی فانی حیثیت کو بیان کرتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ انسان کی زندگی مختصر ہے، لیکن اس میں جو تجربات اور احساسات ہیں، وہ زندگی کو بامعنی اور قیمتی بناتے ہیں۔ دنیاوی متاع، یعنی مال، دولت اور عارضی چیزیں، کبھی بھی اصل زندگی یا روحانی قدر میں مددگار نہیں ہوتی۔

"حیات چند روزہ بھی حیات جاوداں نکلی" سے مراد یہ ہے کہ زندگی مختصر ہے مگر کبھی کبھی یہ اتنی بامعنی اور عظیم لگتی ہے جیسے ہمیشہ قائم رہتی ہو۔

"جو کام آئی جہاں کے وہ متاع عارضی کب تھی" کا مطلب ہے کہ دنیاوی چیزیں، جو انسان کوشش کر کے حاصل کرتا ہے، اصل میں کبھی بھی مستقل یا حقیقی اہمیت کی حامل نہیں ہوتی۔

شاعر نے یہاں انسانی زندگی، دنیاوی فریب اور حقیقی قدروں کو فلسفیانہ اور محسوساتی انداز میں بیان کیا ہے، کہ اصل اہمیت اور زندگی کی قیمت دنیاوی چیزوں میں نہیں بلکہ تجربے، احساسات اور معنوی کیفیت میں ہے۔

❖ شعر 4:

- یہ دنیا کوئی پلٹا لینے ہی والی ہے اب شاید
- حیات بے سکون کے سر میں یہ شوریدگی کب تھی

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ شاید اب دنیا اپنی روایتی گردش سے پلٹے گی، اور انسان کی زندگی میں بے سکونی اور اضطراب پیدا کرنے والی یہ شوریدگی کبھی معمولی یا کم تھی۔ یعنی حالات کی شدت نے زندگی کو بے چین اور ہلچل سے بھر دیا ہے۔

تشریح:

یہ شعر زندگی کی ناپائیداری، دنیا کے اتار چڑھاؤ اور انسانی بے چینی کو بیان کرتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ دنیا ہمیشہ ایک جیسی نہیں رہتی؛ حالات بدلتے ہیں اور انسان کی زندگی میں اضطراب اور بے سکونی پیدا ہوتی ہے۔ "حیات بے سکون کے سر میں یہ شوریدگی" سے مراد ہے کہ انسان کی زندگی میں بے سکون اور اضطراب کی کیفیت اب پہلے کی طرح معمولی نہیں رہی، بلکہ شدید اور نمایاں ہو گئی ہے۔

"یہ دنیا کوئی پلٹا لینے ہی والی ہے اب شاید" سے مراد یہ ہے کہ دنیا کے حالات بدلنے والے ہیں، شاید اب تبدیلی آئے گی۔

"حیات بے سکون کے سر میں یہ شوریدگی کب تھی" کا مطلب ہے کہ انسان کی زندگی میں جو اضطراب، بے سکونی اور شور پیدا ہوئی ہے، وہ پہلے اتنی شدت والی نہیں تھی۔

شاعر نے یہاں دنیاوی حالات، انسانی بے چینی اور وقت کے بدلتے رجحانات کو فلسفیانہ اور محسوساتی انداز میں بیان کیا ہے، کہ زندگی کی بے سکونی اور ہلچل وقت کے ساتھ شدت اختیار کر جاتی ہے۔

❖ شعر 5:

- مرے نغموں نے اے دنیائے غم، چپکا دیا تجھ کو
- ترے ظلمت کدے میں زندگی کی روشنی کب تھی

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ میرے نغمے، جذبات یا احساسات نے اس دنیا کو، جو غموں سے بھری ہوئی ہے، چھو لیا اور جڑوا دیا۔ اس دنیا کے ظلمت بھری حالت میں زندگی کی روشنی کبھی موجود نہیں تھی، لیکن میرے نغمات نے کچھ روشنی پیدا کی۔

تشریح:

یہ شعر زندگی، غم اور امید کی کیفیت کو بیان کرتا ہے۔ شاعر نے دنیا کو ایک غم بھرا ماحول یا ظلمت کا کدہ قرار دیا ہے، جہاں خوشی یا روشنی نہیں تھی۔ وہ اپنے نغمات، شاعری یا جذبات کے ذریعے اس تاریکی میں روشنی پیدا کرنے کی بات کرتا ہے۔

"مرے نغموں نے اے دنیائے غم، چپکا دیا تجھ کو" سے مراد یہ ہے کہ شاعر کے جذبات، الفاظ یا نغمات نے دنیا کے غم کو چھو لیا اور اس سے تعلق قائم کیا، یعنی اس کے اثر سے دنیا کے تاریک حالات میں روشنی کی جھلک پیدا ہوئی۔

"ترے ظلمت کدے میں زندگی کی روشنی کب تھی" کا مطلب ہے کہ دنیا کی حالت پہلے ہی تاریک تھی، جہاں خوشی یا روشنی کبھی نمایاں نہیں ہوئی تھی۔

شاعر نے یہاں انسانی غم، زندگی کی تاریکی اور امید پیدا کرنے والے فن یا جذبات کو فلسفیانہ اور محسوساتی انداز میں بیان کیا ہے، کہ مشکل حالات میں بھی شعور اور احساس روشنی کا سبب بن سکتے ہیں۔

❖ شعر 6:

- فراق اب اتفاقات زمانہ کو بھی کیا کہیے
- محبت کرنے والوں سے کسی کو دشمنی کب تھی

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ دوری یا فاصلہ، جو وقت اور حالات کی وجہ سے پیدا ہوا، اسے زمانے کی تبدیلی یا اتفاقات کہنا کیسا ہے؟ اصل میں محبت کرنے والوں کے درمیان کبھی دشمنی یا ناراضی نہیں ہوئی، کیونکہ محبت اپنے اندر خلوص اور قربت رکھتی ہے۔

تشریح:

یہ شعر محبت، فاصلہ اور انسانی تعلقات کی نفاست کو بیان کرتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ محبت کرنے والے لوگ اصل میں دشمن نہیں ہوتے، اور حالات یا دوری بھی محبت کے خلوص کو ختم نہیں کر سکتے۔ "اتفاقات زمانہ" سے مراد وہ غیر متوقع حالات یا وقت کے اثرات ہیں جو لوگوں کو الگ کر سکتے ہیں، مگر حقیقی محبت میں دشمنی کا کوئی تصور نہیں ہوتا۔

"فراق اب اتفاقات زمانہ کو بھی کیا کہیے" سے مراد یہ ہے کہ اگر دوری پیدا ہو گئی، تو اسے وقت کے کھیل یا حادثات کہا جا سکتا ہے، لیکن یہ محبت کی اصل فطرت کو متاثر نہیں کرتا۔

"محبت کرنے والوں سے کسی کو دشمنی کب تھی" کا مطلب ہے کہ سچے محبت کرنے والوں کے درمیان کبھی جھگڑا، دشمنی یا ناراضی قائم نہیں رہتی۔

شاعر نے یہاں محبت کی خلوص، انسانی تعلقات کی نفاست اور دوری کے باوجود محبت کے قائم رہنے کی فلسفیانہ اور محسوساتی تصویر کشی کی ہے۔

Note:

This chapter is designed to provide a solid foundation of knowledge, with the goal of deepening understanding and encouraging further exploration of the subject. The content has been carefully selected to support effective learning and inspire students to engage with the topic more deeply.

Author: Muhammad Asghar

Purpose: To contribute to education by offering insightful, valuable content that enhances learning and understanding.

Copyright & Usage Policy

© **2026 Muhammad Asghar**. All rights reserved.

No part of these notes may be reproduced, redistributed, or used for commercial purposes without explicit written permission from the author. These notes are intended solely for personal study and educational use.